سوال

(01) ہر وہ بات جس کے لوگ پیرو کار ہوں وہ دین ہی ہوتا ہے اگر چہ باطل ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۴صفر ۱۴۰۳ھ کو بروزجمعہ شام کو ٹیلی ویژن پر عالم فطری سے متعلق ایک پروگرام نشر ہوا جسے پیش کرنے والے ابراہیم الراشد تھے اور یہ پروگرام ہندوستان کے لوگوں سے متعلق تھا۔

اس نشریہ کی ابتداء میں ابراہیم الراشد نے کہا ہندوستان کو جوادیان کیا ملک کہا جاتا ہے تو یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ وہاں ہندومت، بدھ مت اور سکھ وغیرہ وغیرہ سب دین پائے جاتے ہیں اب میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں کہ :

آیا ایسے امور کو واقعی دین کا نام دیا جاسکتا ہے جیسا کہ پروگرام پیش کرنے والے ان امور کو ادیان کا نام دیا ہے ؟

آیا یہ دین بھی منزل من اللہ ہیں اور رسولوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچائے گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو درست مفہوم سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اسماعیل ۔ ع ۔ الرایاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر وہ بات جس کے لوگ پیرو کار ہوں اور انہیں دین سمجھ ر سرانجام دیں اس پر دین کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے خواہ وہ باطل ہو۔ جیسے ہو بدھ مت، اصنام پرستی، یہودیت ہندومت اور عیسائیت وغیرہ باطل ادیان ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سورہ الکافرون میں فرماتے ہیں :

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

''تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے ۔'' (الکافرون: ٦)

گویا جن باتوں کو اصنام پرست اپنائے ہوئے تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے دین کا نام دیا ہے ۔ حالانکہ دین حق تو صرف اسلام ہی ہے ۔ جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں :

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلٰمُ

''دین تو اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔'' (آل عمران : ۱۹)

نیز فرمایا:

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

''اور اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہتا ہے تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا'' (آل، عمران)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

''آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا'' (المائدہ : ۳)

اور اسلام ماسوائے اللہ کو چھوڑ کر صرف اسی عبادت، اس کے اوامر کی اطاعت اور نواہی کے ترک اور اس کی قائم کردہ حدود تک رک جانے کو کہتے ہیں نیز یہ کہ جو کچھ پیدا ہو چکا یا ہونے والا ہے اور اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی ہے اس پر ایمان لایا جائے اور ادیان باطلہ میں کچھ بھی منزل من اللہ نہیں اور نہ ہی ان کی کوئی چیز اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ خود پیدا کردہ باتیں ہیں جو منزل من اللہ نہیں ہیں۔ جبکہ اسلام تمام رسولوں کا دین رہا ہے۔ اختلاف اگر ہوا ہے تو وہ صرف شریعتوں میں ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا

''ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔'' (المائدہ : ۴۸)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 26

محدث فتویٰ